اقوال زریں

◄ آمدنی سے بڑھ کر خرچ نہ کرو اور رتبہ سے بڑھ کر دعویٰ نہ کرو۔

◄ جتنی نیکی اور جیسا سلوک تم اوروں سے کرتے ہو، اس سے زیادہ کی امید اپنے لیے نہ کرو۔

◄ محبت اگر نیک نیتی اور صاف دلی سے ہو تو بڑی نعمت ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰؐ کا پیغام اخوت اور خطبہ حجۃ الوداع

خواجہ عبدالمنتقم

آر ایس ایس کے سربراہ جناب موہن بھاگوت یہ فرما رہے ہیں کہ پیغمبر صاحب کا اسلام کیا ہے؟ یہ سمجھنا ہوگا اور ہمیں اس ملک کے تمام لوگوں کو اپنا بھائی سمجھنا چاہیے۔ ہر ذی شعور اور ذی عقل شخص کو چاہیے کہ وہ صحیح بات کو ہمیشہ صحیح کہے خواہ وہ کسی نے بھی کہی ہو۔ ہمارے نبی تو صدیوں قبل بطور رحمۃ اللعالمین پوری دنیا کو پیغام اخوت دے چکے ہیں۔ بقول خواجہ صولت حسین صولت سنبھلی:

ادا کیسے کریں ہم شکریہ شمع رسالتؐ کا
سبق جس نے دیا ہم کو محبت کا اخوت کا

خطبۂ حجتہ الوداع: حضورؐ اکرمؐ نے اپنے وصال سے قبل جو آخری خطبہ دیا تھا، اسے خطبۂ حجتہ الوداع کہا جاتا ہے اور اس کا تفصیلی موضوع اس بات کا اشارہ ہے کہ یہ حقوق انسانی کا مثالی اور ابدی منشور ہے جو اس وقت وجود میں آیا جب دنیا کے لوگ 'انسانی حقوق' جیسی اصطلاح تک سے بھی واقف نہ تھے۔ حضورؐ اکرمؐ کو سیکڑوں سال پہلے انسان کو عطا کیے جانے والے ان حقوق کی بات کی تھی جنہیں گزشتہ صدی میں انسانی حقوق کا نام دیا گیا اور لوگوں کو یہ کہا گیا کہ انسانی حقوق کی اصطلاح کوئی نئی وضع کی گئی اصطلاح ہے۔ آج عالمگیریت کے اس دور میں چاہے میگنا کارٹا (منشور اعظم) 1215ء، قانون حبس بے جا 1679ء، فطری قانون، امریکہ کا اعلان آزادی 1776ء، اقوام متحدہ کا انسانی حقوق سے متعلق عالمگیر اعلامیہ 1948ء منشور برائے شہری اور سیاسی حقوق، یا اس صدی کے اوائل میں اقوام متحدہ کے ذریعے منظور کیے گئے گلوبل ایجنڈے یا نیو ملینیم ڈیکلیریشن جیسی دستاویزات کی بات ہو، جن میں مساوات، مساوات مرد وزن، انسانی جان کے احترام وتعظیم، عالمی برادری میں یگانگت، عالمگیریت، ماحولیاتی تحفظ، خواتین کے حقوق، نسلی امتیاز کا خاتمہ، انصاف، نصفت، جیسے انسانی حقوق عطا کیے جانے کی بات کہی گئی ہے، حضورؐ اکرمؐ نے اپنے آخری میں خطبہ میں ان کا اس طرح ذکر کیا ہے اور تمام انسانوں پر اس پر عمل کرنے کی تاکید کی ہے کہ آج تک ان کا یہ خطبہ ہر مذہب ومکتب فکر کے ماننے والوں کے لیے مشعل راہ کا کام کر رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خطبہ مظلوم، مقہور، کمزور، مجبور انسانوں اور سسکتی اور مردم توڑتی مظلومیت کی شکار اور طبقاتی ونسلی عصبیتوں سے جوجھتی اس دنیا کی اصلاح اور فلاح کے لیے حقوق وفرائض کا سرد، حتمی، عملی وابدی منشور ہے اور تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ حضورؐ اکرمؐ کا یہ پیغام یقینی طور پر اس مظلوم دنیا کے لیے ایک انقلابی فرمان اور مژدۂ جاں فزا ثابت ہوا اور نہ صرف مسلمان مؤرخوں بلکہ غیر مسلم دانشوروں، تاریخ دانوں، اصحاب قلم، مفکروں و فلسفیوں نے اس بات کو نہ صرف مانا ہے بلکہ قلم بند بھی کیا ہے کہ اسلام اپنے ان اصولوں کی ہی وجہ سے دنیا کے ہر ہر کونے میں پہنچا اور یہ کہنا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا محض متعصبانہ ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔

انسانی حقوق اسلام کے نظریہ حیات کا لازمی ودائمی جزء لاینفک ہیں جنہیں حقوق العباد کی شکل میں عملی جامہ پہنانے کی ضمانت فراہم کی گئی ہے۔ اس عظیم انسان کو یک ایسا فرد واحد کہنا غلط نہ ہوگا جس نے دنیا کی بیشتر جغرافیائی حدود میں اپنے پیغام انسانیت کو پہنچایا اور وہ بھی ایک ایسی ابدی شکل میں جس کا وجود تاقیامت قائم رہے گا اور ان اصولوں کو جو بھی فرد، جماعت، تنظیم، ادارہ یا حکومت زک پہنچانے کی کوشش کرے گی، اسے ظالم وجابر سمجھا جائے گا اور اس کے اس طرح کے فعل کو آج کے انسانی حقوق کے معیار کے مطابق بھی فعل مکروہ سمجھا جائے گا اور اسے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے زمرے میں رکھا جائے گا۔ آج ہر شخص جو بھی کسی میدان میں ذرا سی شہرت حاصل کر لیتا ہے تو وہ خود کو فرد واحد سمجھنے لگتا ہے مگر فرد واحد وہ ہے جسے دنیا سمجھے۔ یہ فرد واحد ہمارے حضورؐ ہی ہیں اور آج بھی ان کا یہ پیغام اور گنبد خضراء سے دنیا کے ہر ہر کونے تک پہنچنے والی مذہب اسلام کی روشنی اس بات کی گواہ ہے کہ حقیقی معنوں میں یہی وفرد واحد ہے جو آیا اس دنیا میں بن کر حامی غم نصیبوں کا، آسرا بیکسوں کا، مشفق غریبوں کا، معاون کمزوروں کا، جس نے توڑ دیں دیواریں رنگ ونسل کی، قوموں و قبیلوں کی اور بخشی انسان کو انسان کی عظمت۔ ختم کر دی برتری گوروں کی کالوں پر، دولت مندوں کی غریبوں پر اور بادشاہوں کی غلاموں پر۔ یہی وہ عظیم ہستی ہے جس نے انسانی حقوق کے اولین علمبردار کی حیثیت سے نوع انسانی کو انسانی حقوق کا دائمی پیغام دیا۔

خطبۂ حجتہ الوداع 9ذی الحجہ 10ھ بمطابق 6مارچ 632ء، انسانی حقوق کا عالمی اور دائمی منشور ہے۔ اگر اسے انسانی حقوق کا مکمل چارٹر کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ اس تاریخی دستاویز میں تقریباً وہ تمام انسانی حقوق موجود ہیں جو دور جدید کی انسانی حقوق سے متعلق تمام اہم دستاویزات میں موجود ہیں۔ اس میں حق مساوات، عدل و انصاف، امن وآشتی اور بقائے باہمی کا حق، عزت نفس، انسانی جان کے تحفظ کا حق، عورتوں کے حقوق وغیرہ سے متعلق تو صیعات شامل ہیں۔ اس خطبہ کی توضیعات اور اس سے حاصل ہونے والے انسانی حقوق کی روشنی میں اسے حجتہ الاسلام، حجتہ التمام، حجتہ اکمال اور حجتہ البلاغ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ اس کا اخوت ویگانگت سے متعلق حصہ اس طرح ہے۔

''اللہ کے بندو! میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ مسلمان کون ہے؟ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں۔ لوگو! رب ایک ہے سب کے سب آدمؑ کی اولاد ہیں۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے یعنی آدمؑ وحواؑ سے پیدا کیا ہے اور تمہیں مختلف قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا۔ اے غلاموں سے اچھا سلوک کرو، ان کو وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو... خواتین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ تمہاری بیویوں کا تمہارے ذمہ حق ہے اور تمہارا ان پر... سنو! اگر بیٹا جرم کرتا ہے تو باپ مستوجب سزا نہیں اسی طرح اگر باپ جرم کرتا ہے تو بیٹا اس کا ذمہ دار نہیں...''

رحمۃ للعالمین کی ذات اقدس نے مساوات کے اس تصور کو عملاً بام عروج تک پہنچایا اور انسانی عظمت اور بنی آدم کے شرف کو بام ثریا تک پہنچا دیا۔ آج تک بھی مشرقی ومغربی غیر مسلم مفکرین آپؐ کی اس مساوایانہ پہل کی تعریف کرتے ہیں۔ آپؐ کے اخوت ویگانگت کے بارے میں خیالات آج بھی اس پر آشوب دور میں سب کو دعوت فکر دے رہے ہیں۔ ہماری بدنصیبی ہے کہ آج صرف چند لوگوں کی غلطیوں اور کچھ لوگوں کی غلط سوچ نے ہمارے پر امن مذہب اسلام کو اس طرح بدنام کر دیا ہے کہ جیسے ہمارا مذہب دہشت گردوں اور ظالموں کا مذہب ہو۔ حالانکہ ہمارا مذہب تو امن وسکون اور صلح وآشتی کا پیغام دیتا ہے۔ یہ تو وہ مذہب ہے جو ایک انسان کے قاتل کو پوری انسانیت کا قاتل قرار دیتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ جس نے ایک انسان کو ناحق قتل کیا اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا اور جس نے ایک انسان کی جان بچائی اس نے تمام انسانوں کی جان بچائی۔

> رحمۃ للعالمین کی ذاتِ اقدس نے مساوات کے تصور کو عملاً بام عروج تک پہنچایا اور انسانی عظمت اور بنی آدم کے شرف کو بام ثریا تک پہنچا دیا۔ آج تک بھی مشرقی ومغربی غیر مسلم مفکرین آپؐ کی اس مساوایانہ پہل کی تعریف کرتے ہیں۔ آپؐ کے اخوت ویگانگت کے بارے میں خیالات آج بھی اس پر آشوب دور میں سب کو دعوت فکر دے رہے ہیں۔ ہماری بدنصیبی ہے کہ آج صرف چند لوگوں کی غلطیوں اور کچھ لوگوں کی غلط سوچ نے ہمارے پر امن مذہب اسلام کو اس طرح بدنام کر دیا ہے کہ جیسے ہمارا مذہب دہشت گردوں اور ظالموں کا مذہب ہو۔

(مضمون نگار ماہر قانون، آزاد صحافی، مصنف، سابق بیوروکریٹ وچیف الاوقاف اتر پردیش اور برائے انسانی حقوق سوسائٹی کے تاحیات رکن ہیں)

amkhwaja2007@yahoo.co.in

یہ وقت کس کی رعونت پہ خاک ڈال گیا

انجینئر خالد رشید (علیگ)

ملک نے گزشتہ 75 سالوں میں لاتعداد الیکشن دیکھے جن میں مرکزی اور صوبائی الیکشن شامل ہیں لیکن 2024 کا الیکشن کئی اعتبار سے اس تمام انتخابات سے مختلف رہا۔ یوں تو بی جے پی کے دس سالہ اقتدار کی تاریخ میں بہت سے کالموں کو تاریخی قرار دیا گیا مثلاً جی ایس ٹی، نوٹ بندی، تین طلاق، سی اے اے، دفعہ 370 وغیرہ، لیکن 2024 کا الیکشن اس لحاظ سے تاریخی رہا کیونکہ الیکشن کمیشن کی جانبداری، جھوٹ پر مبنی بیانات، حزب اختلاف کے قائدین کے سروں پر لٹکی سرکاری ایجنسیوں کی تلواروں، الیکشن کے درمیان حزب اختلاف کے وزرائے اعلیٰ کی گرفتاریوں، تمام حدوں کو عبور کرنی مذہبی منافرت کی تقریروں، جانبدار میڈیا کے یکطرفہ کرداروں، پران پتھٹھا اور بے دریغ دولت کے استعمال کے باوجود حزب اقتدار اکجا حیت کے لیے مطلوبہ نشستوں کے ہدف کو پورا نہ کر پانا ایک تاریخی واقعہ ہے جس کو ملک کی انتخابی تاریخ میں جمہوریت کی فتح اور عوام کی جیت کے طور پر یاد کیا جائے گا۔ بہرحال اب تو نتائج بھی آچکے ہیں، کابینہ کی تشکیل کا کام بھی مکمل ہو چکا ہے اور وہ انتخابی مہم جس نے ملک کی جمہوریت کو شکست دینے کی ناکام کوشش کی، ختم ہو چکی ہے، اب امید کی جانی چاہیے کہ مودی جی ان گارنٹیوں کو پورا کریں گے جن کا اعلان وہ انتخابی مہم کے دوران سینہ ٹھوک ٹھوک کے کیا کرتے تھے۔ مودی جی نے کابینہ کے قلمدانوں کا بٹوارہ جس انداز میں کیا ہے، اس سے صاف ظاہر ہے کہ حکومت کی پالیسیوں میں کوئی خاطر خواہ تبدیلی واقع نہیں ہوگی لیکن یہ سرکار حلیفوں کے سہارے چلے گی، اس میں بھی کسی شک کی گنجائش نہیں، کم سے کم اس وقت تک جب تک کچھ چھوٹی پارٹیوں میں توڑ پھوڑ کر کے 240 کو 272 نہیں کر لیا جاتا۔ یہ کام کتنے دنوں میں ہوگا یہ تو وقت ہی بتائے گا لیکن بی جے پی کے ماضی کے ریکارڈ پر نظر ڈالیں تو یہ کام چنی دوسری پارٹیوں میں آپریشن کمل ایک معمول کی کارروائی ہے جس کو بھی بھی انجام دیا جا سکتا ہے لیکن فی الحال بی جے پی کے لیڈروں کی وہ گرتیں جو 400 پار کے نعروں سے آسمان تکنے لگی تھیں، ان میں کچھ لچک ضرور پیدا ہوئی ہے۔ وہ مودی جی جو بی جے پی کے منشور کو بھی مودی کی گارنٹی بتایا کرتے تھے اور 56 انچ کا سینہ ٹھوکا کرتے حزب اختلاف کو جیل میں ڈالنے کا دعویٰ کیا کرتے تھے، اب یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ یہ حکومت بی جے پی کی نہیں، این ڈی اے کی حکومت ہے۔ مودی جی اسی نتیش کمار کو بغل میں بیٹھا کر تصویریں کھینچوا رہے ہیں جن کو اپنی ریلیوں میں اسٹیج پہ گوارا نہیں کرتے تھے، اسی چندر بابو نائیڈو کی حلف برداری میں شرکت کی، جن کو گزشتہ سال ہی کرپشن کے الزام میں جیل بھجوایا تھا، صرف اتنا ہی نہیں بدلے ہوئے حالات میں بی جے پی کے اندر مودی مخالف آوازوں کے بلند ہونے کے امکانات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔

> الیکشن کے دوران جو افواہوں کا بازار گرم تھا، ان میں سب سے مدلل افواہ یہی تھی کہ اگر مرکز میں بی جے پی ایک طاقتور پارٹی بن کر ابھرتی ہے تو اس کا پہلا شکار یوگی آدتیہ ناتھ کو بننا پڑے گا لیکن اس نئے سیاسی منظرنامہ میں مودی جی یوگی کو تبدیل کرنے کا خیال بھی دماغ میں نہیں لا سکتے، کیونکہ اب ایک ایک ممبر پارلیمنٹ کی اہمیت ہے، کون جانے کتنے ممبر یوگی کے وفادار ہوں، لہٰذا ان انتخابی نتائج سے یہ واضح پیغام ملا کہ ہر بیان تول کر دینا پڑے گا اور آنے والے کئی سالوں تک ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا پڑے گا۔

اب جس کا اشارہ گذکری نے دے دیا ہے نیز یہ کہ وہ آر ایس ایس جس کی ضرورت بقول بے جے پی نڈا ہے پی کو نہیں رہی تھی، وہ بھی کھلے عام مودی جی کو راج دھرم یاد دلانے لگی ہے۔ موہن بھاگوت کا حالیہ بیان اسی سمت اشارہ کرتا ہے کہ اب سنگھ مودی کی من مانی برداشت کرنے کو تیار نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بی جے پی کی یہ شکست ان دو وزرائے اعلیٰ کے لیے بھی سنجیدگی ثابت ہوئی ہے جو مودی اور شاہ کی جوڑی کو ایک آنکھ نہیں بھاتے تھے۔ ان دونوں کے لیے بھی یہ نتائج سنجیدگی ثابت ہوئے۔ نتیش کمار اور یوگی آدتیہ ناتھ دونوں کو آسیجن مل گئی۔ کچھ قارئین کو شاید میرے اس تبصرے پر تعجب ہو لیکن اگر حقائق پر تھوڑا غور کریں تو میری بات سے اتفاق کریں گے۔ نتیش کمار کی سیاسی پلٹی اور اپوزیشن اتحاد 'انڈیا' چھوڑنے کے بعد نتیش کمار کی سیاسی شبیہ کو زبردست نقصان ہوا تھا۔ سیاسی مبصرین کہہ رہے تھے کہ بہار میں ان کی سیاسی اننگ اب ختم ہو چکی ہے اور آنے والے صوبائی الیکشن میں بی جے پی ان کو کنارے کر دے گی یا کم سے کم اپنی شرطوں پر این ڈی اے میں شامل کرے گی لیکن بدلے ہوئے حالات میں ایک بار پھر آنے والا اسمبلی الیکشن بی جے پی کو نتیش کمار کی شرطوں پر لڑنا ہوگا۔ حالاں کہ یہ بات بھی اپنی جگہ صحیح ہے کہ نتیش بھی ہوا کا رخ بھانپنے میں پوری طرح ناکام رہے، اگر وہ اپوزیشن اتحاد 'انڈیا' میں شامل رہ کر الیکشن لڑے ہوتے تو نہ صرف 'انڈیا' بہار میں کم از کم 25 نشستیں جیت کر اکثریت حاصل کر لیتا بلکہ آج نتیش کمار وزیر اعظم کی کرسی کے اہم دعویدار ہوتے لیکن انہوں نے پلٹی ماری اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ اب نتیش کی سیاست ختم ہو جائے گی۔ اب نئے سیاسی منظرنامہ میں بہار تو کیا ملک میں بھی نتیش کمار کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں، کچھ ہی ماہ میں بہار میں صوبائی اسمبلی کے انتخابات ہونے ہیں اور اگر مودی جی کو مرکز کی حکومت بچانی ہے تو ایک بار پھر نتیش کی قیادت میں الیکشن لڑنا پڑے گا جو نریندر مودی اور امت شاہ کی مرضی کے عین خلاف ہوگا لیکن مجبوراً ان کو یہ کڑوا گھونٹ پینا پڑے گا۔ دوسری کرسی جو ان نتائج نے محفوظ کی، وہ یوگی آدتیہ ناتھ کی ہے۔ الیکشن کے دوران جو افواہوں کا بازار گرم تھا، ان میں سب سے مدلل افواہ یہی تھی کہ اگر مرکز میں بی جے پی ایک طاقتور پارٹی بن کر ابھرتی ہے تو اس کا پہلا شکار یوگی آدتیہ ناتھ کو بننا پڑے گا لیکن اس نئے سیاسی منظرنامہ میں مودی جی یوگی کو تبدیل کرنے کا خیال بھی دماغ میں نہیں لا سکتے، کیونکہ اب ایک ممبر پارلیمنٹ کی اہمیت ہے، کون جانے کتنے ممبر یوگی کے وفادار ہوں، لہٰذا ان انتخابی نتائج سے یہ واضح پیغام ملا کہ ہر بیان تول کر دینا پڑے گا اور آنے والے کئی سالوں تک ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا پڑے گا۔ بقول افتخار عارف:

یہ وقت کس کی رعونت پہ خاک ڈال گیا
یہ کون بول رہا تھا کدھر کے لہجے میں

khalidalig777@gmail.com

مراسلات

مراسلہ نگار کی رائے سے ہمارا متفق ہونا ضروری نہیں

بدعنوانی کی جانچ ہو

مکرمی!

نیٹ یوجی امتحان کے نتائج کے بعد ایک شور بپا ہے۔ جس طرح طلبا کو 720 میں سے 720 نمبر ملے ہیں اور وہ بھی ایک نہیں کئی کئی ٹاپرس ہوئے ہیں، اس نے شبہ پیدا کر دیا ہے جس کی وجہ سے تحقیق کا مطالبہ زور پکڑتا جا رہا ہے۔ بڑی تعداد میں طلبا مطالبات احتجاج کر رہے ہیں اور نیٹ کا امتحان دوبارہ کرانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ وہ طلبا جن کے والدین اپنا پیٹ کاٹ کر یا قرض لے کر اس امید پر کہ ان کے بچے وبچیاں کامیاب ہوں گے، کسی طرح گزارہ کر رہے ہیں لیکن جب ایسی بدعنوانیاں سامنے آتی ہیں تو نہ صرف طلبا بلکہ والدین کو بھی شدید صدمہ ہوتا ہے اور کئیوں نہ کہیں مایوسی پیدا ہونا فطری ہے۔ یہ معاملہ انتہائی حساس ہے اور طلبا وطالبات کے مستقبل سے وابستہ ہے، اس لیے اس معاملہ میں تحقیق کے بعد مجرمان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی عمل میں لائی جائے اور مستقبل میں ایسا نہ ہو، اس کے لیے بھی ٹھوس اقدامات کیے جائیں۔

ڈاکٹر حنا کوثر
شاہین باغ، اوکھلا، نئی دہلی-25

دیکھئے آگے کیا ہوتا ہے!

مکرمی!

اداریتی صفحہ پر ایم اے کنول جعفری صاحب کے مضمون بعنوان 'مذہبی جنون کے گرداب سے باہر نکلنے عوام!' کے سلسلہ میں عرض ہے کہ افسوس! بیشتر سیاسی جماعتوں نیز ان کے لیڈران کا تو نصب العین ہی 'حصول اقتدار' کو قرار دیا گیا ہے جس کی تکمیل کے لیے وہ اکثر وبیشتر کسی بھی حد کی پروا نہیں کرتے اور سادہ لوح عوام گوندھ اور ذات پات کے خطوط پر تقسیم کر نے پر آمادہ نظر آتے ہیں۔ البتہ اس مرتبہ پارلیمانی انتخابات کے نتائج سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ عوام کے لیے مذہب ضروری ہے لیکن اسی کے ہمراہ روزی روٹی بھی لازمی ہے جس کی تائید میں ایک ہندی کہاوت 'بھوکے پیٹ بھجن نہ ہووے گوپالا' بھی آکسٹرنی جاتی ہے۔ ملک عزیز میں عوام 'کورونا' جیسے عذاب ناگہانی کے موذی اثرات سے ایک طویل عرصے تک نبرد آزما رہے جس کے باعث انہیں شدید بیروزگاری، مہنگائی، غربت وافلاس، فرقہ واریت، ماحولیاتی آلودگی، کسانوں کے مسائل وغیرہ بہت کچھ برداشت کرنا پڑا ہے۔ اس لیے ان انتخابات میں رائے دہندگان روٹی، کپڑا اور مکان، علاج وتعلیم کو اہمیت دیتے ہوئے مذہبی جنون اور دھارمک بھاونا ؤں پر مبنی سیاست کے جال سے باہر رہے اور انہوں نے خود کو درپیش مسائل کا ادراک کر کے ان کے حل کے متمنی رہتے ہوئے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کیا جس کا نتیجہ سامنے ہے کہ نئے رام مندر کے قیام کے شہرا ودسیا جیسی حکمراں جماعت کو شکست کا سامنا کرنا پڑا اور اب تخلیط حکومت ہے جس کے تھمن میں کوئی حتمی رائے قائم کرنا قبل از وقت ہوگا۔ انتظار کیجئے آگے کیا ہوتا ہے!

اظہر علی خاں - شراف منزل، کوٹوالان، رامپور-1

نوٹ: اداریتی صفحے پر شائع مضامین میں مضمون نگاروں کے ذریعہ ظاہر کی گئی آرا ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ اس کیلئے کسی طرح سے ذمہ دار نہیں ہے۔

شدید گرمی

مکرمی!

گرمی کی شدت سے لوگوں کا برا حال ہے۔ گھروں سے نہ نکلنے میں ہی لوگ عافیت سمجھ رہے ہیں، وہیں گھروں میں بھی اے سی اور کولر کے بغیر چین نہیں ہے۔ ایسے میں وہ لوگ جو دن بھر محنت وصعوبت اور گرمی میں محنت مزدوری کرتے ہیں، ان کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ گرمی سے انسان تو انسان چرند وپرند کا بھی برا حال ہے۔ ایسے میں مزدوروں وراہ گیروں کے لیے پانی کی سبیلوں کا نظم کیا جا سکتا ہے، وہیں چھتوں پر پرندوں کے لیے اور گھر سے باہر محلّہ میں کتے وبلیوں کے لیے مٹی کے برتن میں پانی رکھا جا سکتا ہے۔ گرمی کی شدت کو کم کرنا تو رب کائنات کے ہاتھ میں ہی ہے لیکن انسانوں اور چرند وپرند کو راحت پہنچانے کی ہم بھی کر سکتے ہیں۔

محمد کاشف
کوچہ پنڈت، دہلی-6

آئینہ

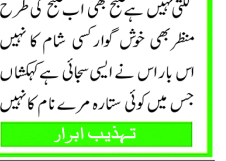

لگتی نہیں ہے صبح بھی اب صبح کی طرح
منظر بھی خوش گوار کسی شام کا نہیں
اس بار اس نے ایسی سجائی ہے کہکشاں
جس میں کوئی ستارہ مرے نام کا نہیں

تہذیب ابرار

سہارا انڈیا پاس کمیونی کیشن کیلئے پرنٹر وپبلشر **ضیاء قادری** نے سہارا انڈیا پاس کمیونی کیشن پریس، سہارا انڈیا پاس، 7 کپورتھلہ کمپلیکس علی گنج لکھنؤ میں چھپوا کر شائع کیا۔
Printed & Published by *Zia Qadri*, on behalf of *Sahara India Mass Communication* and Printed & Published at *Sahara India Mass Communication Press*, Sahara India Tower, 7 Kapoorthala Complex, Aliganj Lucknow
■ Editor & Group Editor: *Abdul Majid Nizami* (editor.nizami@gmail.com)* ایڈیٹر اینڈ گروپ ایڈیٹر: عبدالماجد نظامی*
For Editorial/News: simeurdu@gmail.com, ■ Advertisement (National): ■ 0-9891773434, 9899452476, 9711050868 Email: adsahara@gmail.com
فون لکھنؤ دفتر: پی ایس، ایڈیٹوریل 0522-2322935، 2337777، 2323126، اکاؤنٹ 5367، سرکولیشن 2388379، شعبہ اشتہارات 0522-2376356، ای میل (Lucknow) sime.urdulko@gmail.com - simeurdu@gmail.com ٹیلی فون: دہلی آفس 23352368,23352369
سال: 25 شمارہ 8934 R.N.I. No 70390/99 ROZNAMA RASHTRIYA SAHARA (LUCKNOW) * اس شمارہ میں شائع شدہ تمام خبروں کے انتخاب اور ایڈیٹنگ کیلئے ذمہ دار
نہیں فخر ہے کہ ہم ہندوستانی ہیں